سوال

(191) ذبح کرنے کی دعا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا قربانی کا جانور ذبح کرنے وقت کی دعا پڑھنی اور بسم اللہ اور اللہ اکبر کہنا اور جن لوگوں کی طرف سے قربانی کی جائے ان کا نام لینا ضروری ہے یا محض نیت کر لینی کافی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بہتر یہ ہے کہ قربانی کرنے والا اپنا جانور ہاتھ سے ذبح کرے اور اگر دوسرے ذبح کرائے تو بہتر یہ ہے کہ وہاں حاضر اور موجود رہے۔

وان ذبحہا بیدہ کان افضل بیدہ لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ، ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ، وَسَمَّى وَكَبَّرَ، وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا وَنَحَرَ الْبَدَنَاتِ السِّتَّ بِيَدِهِ وَنَحَرَ مِنْ الْبُدْنِ الَّتِي سَاقَهَا فِي حَجَّتِهِ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بَدَنَةً بِيَدِهِ وَلِأَنَّ فِعْلَهُ قُرْبَةٌ، وَفِعْلُ الْقُرْبَةِ أَوْلَى مِنْ اسْتِنَابَتِهِ فِيهَا فَإِنْ اسْتَنَابَ فِيهَا، جَازَ؛ لِأَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اسْتَنَابَ مَنْ نَحَرَ بَاقِيَ بُدْنِهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَهَذَا لَا شَكَّ فِيهِ

وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يَحْضُرَ ذَبْحَهَا؛ لِأَنَّ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ الطَّوِيلِ "وَاحْضُرُوهَا إذَا ذَبَحْتُمْ فَإِنَّهُ يُغْفَرُ لَكُمْ عِنْدَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهَا". وَرُوِيَ «أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لِفَاطِمَةَ: أُحْضُرِي أُضْحِيَّتَكِ، يُغْفَرْ لَكِ بِأَوَّلِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهَا (المغنی 13/389/390)

وامر ابو موسی الاشعری بناتہ ان یضحین بایدیہن (بخاري)

ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا فرض ہے۔ اگر قصد دیدہ دانستہ چھوڑ دیا تو وہ ذبیحہ حرام ہوگا بھول کی وجہ سے نہیں کہہ سکا تو بلاشک وشبہ حلال ہوگا:

وَأَمَّا الذَّبِيحَةُ فَالْمَشْهُورُ مِنْ مَذْهَبِ أَحْمَدَ، أَنَّهَا شَرْطٌ مَعَ الذِّكْرِ، وَتَسْقُطُ بِالسَّهْوِ وَرُوِيَ ذَلِكَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبِهِ قَالَ مَالِكٌ، وَالثَّوْرِيُّ، وَأَبُو حَنِيفَةَ، وَإِسْحَاقُ

وَمِمَّنْ أَبَاحَ مَا نُسِيَتْ التَّسْمِيَةُ عَلَيْهِ، عَطَاءٌ، وَطَاوُسٌ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَالْحَسَنُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَرَبِيعَةُ، وَعَنْ أَحْمَدَ، أَنَّهَا مُسْتَحَبَّةٌ غَيْرُ وَاجِبَةٍ فِي عَمْدٍ وَلَا سَهْوٍ وَبِهِ قَالَ الشَّافِعِيُّ؛ لِمَا ذَكَرْنَا فِي الصَّيْدِ قَالَ أَحْمَدُ: إنَّمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ} [الأنعام: 121]. يَعْنِي الْمَيْتَةَ

وَذُكِرَ ذَلِكَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَنَا، قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ: مَنْ نَسِيَ التَّسْمِيَةَ فَلَا بَأْسَ وَرَوَى سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، بِإِسْنَادِهِ عَنْ رَاشِدِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: «ذَبِيحَةُ

الْمُسْلِمِ حَلَالٌ وَإِن لَمْ يُسَمِّ، إِذَا لَمْ يَتَعَمَّدْ» . وَلِأَنَّهُ قَوْلُ مَنْ سَمَّيْنَا، وَلَمْ نَعْرِفْ لَهُمْ فِي الصَّحَابَةِ مُخَالِفًا

وقوله تعالى ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ﴾ ..الأنعام: 121. مَحْمُولٌ عَلَى مَا تُرِكَتْ التَّسْمِيَةُ عَلَيْهِ عَمْدًا، بِدَلِيلِ قَوْلِهِ: ﴿وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ﴾ ...الأنعام: 121. وَالْأَكْلُ مِمَّا نُسِيَتْ التَّسْمِيَةُ عَلَيْهِ لَيْسَ بِفِسْقٍ (المغنی 13/49)

قربانی کی دعا: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ الخ

پڑھنی سنت اور مستحب ہے ضروری اورلازم نہیں۔ حضرت جابر کی حدیث (ابوداود ابن ماجہ بیہقی) سے صرف استحباب وسنیت کا ثبوت ہوتا ہے پس اگر کوئی اس دعا کو چھوڑ دے گا تو محض تارک سنت ہوگا۔ قربانی کا یہ ذبیحہ بلاشک وشبہ حلال ہوگا قال الشوکانی فی النیل (5/212) فی شرح حدیث جابر: فیہ استحباب تلاوۃ ہذہ الایۃ عند توجیہ الذبیحۃ للذبح

اللہ اکبر کہنا بھی ضروری نہیں۔

ثَبَتَ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - «كَانَ إِذَا ذَبَحَ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ» وَفِي حَدِيثِ أَنَسٍ: وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَكَذَلِكَ كَانَ يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ وَبِهِ يَقُولُ أَصْحَابُ الرَّأْيِ، وَلَا نَعْلَمُ فِي اسْتِحْبَابِ هَذَا خِلَافًا، وَلَا فِي أَنَّ التَّسْمِيَةَ مُجْزِئَةٌ وَإِنْ نَسِيَ التَّسْمِيَةَ، أَجْزَأَهُ، عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِي الذَّبَائِحِ وَإِنْ زَادَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ هَذَا مِنْكَ وَلَكَ، اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي، أَوْ مِنْ فُلَانٍ فَحَسَنٌ وَبِهِ قَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ (المغنی 13/390)

ذبح کرنے کرنے کے وقت ان لوگوں کا نام بولنا ضروری نہیں ہے جن کی طرف سے قربانی کی جاتی ہو صرف ان کی نیت کافی ہے۔

قال الخرقی فی مختصرہ: ولیس علیہ یقول عند الذبح عمن لان النیۃ تجزی انتہی قال ابن قدامہ: لااعلم خلافا ان النیۃ تجزئی وان ذکر من یضحی عنہ فحسن لما روینا من الحدیث قا لحسن: یقول بسم اللہ واللہ اکبر ہذا منک ولک تقبل من فلان (المغنی 13/391)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الآضاحی والذبائح

صفحہ نمبر 392

محدث فتویٰ